سوال

مجھے ایک مشکل درپیش ہے اور میں جاننا چاہتی ہوں کہ میں اس میں خاوند کی اطاعت کروں یا نہ کروں ؟ میں ایک مسلمان عورت اور ملازمت کرتی ہوں اور تقریبا دو ہفتوں سے بیمار ہوں ، علاج کے لیے میں ڈاکٹر کے پاس گئی تو اس نے دوائی اور کام سے چھٹی کے لیے مجھے ایک لیٹر بھی دیا تاکہ آرام کر سکوں ، خاوند مجھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ میں ڈیوٹی پر جاؤں حالانکہ میں ابھی تک بیمار ہوں ۔ یہ میرے لیے مشکل پیدا کرتا اور جب میں بیمار ہوجاؤں اسی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ، میرا خاوند کہتا ہے کہ میں بیماری کا بہانہ کرکے ڈرامہ کرتی ہوں ، اور اس کا خیال ہے کہ میں ملازمت نہیں کرنا چاہتی ، میں اپنی ملازمت سے محبت کرتی اور ڈرامہ وغیرہ نہیں کرتی ۔ تو کس طرح میں اپنے خاوند کو اس پر اطمنان دلاسکتی ہوں کہ میں بیمار ہوں اور ڈرامہ نہیں کررہی ، کیونکہ وہ میری بات تسلیم نہیں کرتا ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

الحمدللہ

اول :

سب سے پہلے تو ہم اس پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ بعض اوقات عورت کی ملازمت کرنا حرام بھی ہوتی ہے مثلا جب اس کی ملازمت میں غیر مردوں سے اختلاط اور میل جول وغیرہ ، یا پھر ایسی چیز بنانا اور بیچنا جو حرام ہے ، یا پھر بنکاری کے نظام وغیرہ میں تو ایسی ملازت حرام ہے ۔

تو اگر مذکورہ عورت کی ملازمت اسی طرح کی جس کا ہم نے اوپر بیان کیا ہے تو عورت کو چاہیے کہ وہ اس جیسے اعمال سے رک جائے اور اس کے علاوہ کوئی اور مباح اور جائز ملازمت تلاش کرے ۔

اور خاوند پر بھی ضروری اور واجب ہے کہ اپنی بیوی پر احسن انداز میں حسب استطاعت خرچ کرے ، آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (33710) کا بھی مراجعہ کریں ۔

دوم :

دوسری بات یہ ہے کہ :

اور اگر اس عورت کی ملازمت کسی جائز کام میں ہے ، اور اسے بیماری آدبوچے جس کی بنا پر اس کا ڈیوٹی پر جانا مشکل ہو ، یا پھر اس کی بیماری لمبی ہوجائے اور جلد شفایابی نہ ہو ، یا پھر مرض شدت اختیار کرجائے تو خاوند کو اس کا خیال رکھنا چاہیے اور اسے تنگ نہیں کرنا چاہیے ، اور خاوند کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنی بیوی سے ایسا مطالبہ کرے جس میں بیوی کو کسی قسم کا ضرر اور نقصان ہو ۔

اور خاوند پر یہ ضروری اور واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی سے حسن معاشرت کرتے ہوئے اچھے طریقے سے زندگی بسر کرے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوران عورتوں کے ساتھ اچھے اوراحسن انداز میں بودوباش اورمعاشرت اختیارکرو النساء (19) ۔

اوریہ کوئی اچھا طریقہ نہیں کہ بیوی سے اس کی بیماری کی حالت میں ڈیوٹی پرجانے کا مطالبہ کیا جائے ۔

حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تواپنی امت کی عورتوں کے بارہ میں مردوں کویہ وصیت فرماتے ہوئے کہا ہے :

(عورتوں سے اچھائی اوربھلائی کرواورمیری نصیحت ان کے بارہ میں قبول کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (3331) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468) ۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ : ان عورتوں کے متعلق میری وصیت قبول کرو ، اوران کے ساتھ نرمی اوراچھا برتاؤ اورحسن معاشرت کرو ۔ اھ دیکھیں فتح الباری ۔

اورخاوند کےلیے یہ ضروری ہے کہ وہ بیوی کی سچائی میں شک نہ کرتا رہے ، بلکہ اس کی اپنی بیوی کے ساتھ توزندگی ثقاہت اوصدق پرقائم ہونی چاہیے نہ کہ شک وشبہ کی بنیاد پر ۔

اورجب خاوند میڈیکل رپورٹ جوکہ بیوی کی بیماری کوثابت کررہی ہواوربیماری کے آثار سے بھی اس بات پریقین نہ دلاسکیں کہ اس کی بیوی بیمار ہے توپھر ایسی کون سی چيز ہے جواسے بیماری کا یقین دلائے گی ؟ بلکہ کوئی ایسی چيز نہیں جواسے بیماری کا یقین دلائے ۔

توبیوی کوچاہیے کہ وہ اس سے اپنے رویہ کونرم رکھے اوراس کے ساتھ اچھے طریقے سے معاملات کرے ہوسکتا ہے اللہ تعالی اس کے خاوند کووہ راہ دکھا دے جس میں اس کے خاندان اوراہل وعیال کی خیر وبھلائی ہو ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

41086